قارئین
بنام مدیر الحق

- مولانا گل بادشاہ
- مفتی عبدالقیوم پوپلزئی
- آہ قاری محمد طیبؒ

افکار و اخبار

خان غازی کابلی کا مکتوب دہلی "غازی" آل انڈیا میڈیکل انسٹیٹیوٹ دہلی، سے کوچہ رحمان چاندنی چوک دہلی ۶ "خانۂ خراب" میں آئے تو "الحق" جون ۱۹۸۳ء نے خیر مقدم کیا اور "ہر کلمہ راشی" کہی۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ ۔ "تلورو کے گیلانی سادات" کے عنوان سے محترم عبدالحلیم اثر کے مضمون نے دل و دماغ کے ان جھروکوں کے چراغوں کو جگمگا یا جن پر زمانہ نے اب تک "فراموشی کے فانوس" تان رکھے تھے۔ "غازی" کو "امیر شریعتوں" کا علم تو تھا یعنی پھلواری شریف بہار کے امیر شریعت اور دوسرے احرار کے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری جن کے دست حق پرست پر مولانا سید انور شاہ مظفر آبادی نے بھی بیعت کی تھی۔ لیکن محترم عبدالحلیم اثر افغانی کے مضمون سے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی کہ تیسرے امیر شریعت صوبہ سرحد کے مولانا سید گل بادشاہ بھی تھے اور یہ کہ ان کا آبائی نام سید لطیف الرحیم تھا۔ اور جب انہیں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نے اپنی فرزندی میں لیا اور آسام سے دیوبند ساتھ لائے تو ان کا نام "سید گل بادشاہ رکھا" اور اس طرح آبائی نام سید لطیف الرحیم پس منظر میں چلا گیا۔ اور "سید گل بادشاہ" کے نام سے آفاقی شہرت حاصل کی۔

مولانا حسرت موہانی کا بھی آبائی نام "حبیب الرحمٰن" ہے، مگر بقول حسرت ؎

عشق نے جب سے کہا حسرت مجھے
کوئی بھی کہتا نہیں فضل الحسن

سید لطیف الرحیم، سید فضل الحسن، اور حبیب الرحمٰن کو جاننے والے بہت کم ہیں۔ مگر دنیائے شعر و ادب و سیاست میں سب انہیں حسرت موہانی، سید گل بادشاہ اور خان غازی کابلی کے ناموں سے ہی جانتے پہچانتے ہیں۔

حضرت مولانا سید لطیف الرحیم عرف سید گل بادشاہ ایک اچھے صحافی بھی تھے اور قیام پاکستان سے قبل پشاور سے انہوں نے "صداقت" کے نام سے ایک اخبار بھی جاری کیا تھا اور قیام پاکستان کے بعد خان عبدالقیوم خان کے عہد میں "دار و رسن" کا امتحان بھی دیا تھا۔ یعنی بقول "وظیفہ خوار بہادر شاہ ظفر" چچا غالب" وہاں بھی رہے ہیں

قد و گیسو میں قیس و کوہکن کی آزمائش ہے
وہاں ہم ہیں جہاں دار و رسن کی آزمائش ہے